بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے میری پیاری قوم کے دینی، دُنیاوی اور روحانی سربراھو (لیڈرو)۔ آپ میں سے اکثر لوگوں کو، پہلے ہی علم ھے کہ **اللہ** تعالے جب کسی قوم پر۔ عذاب نازل کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ تو۔ عذاب بھیجنے سے پہلے۔ ہر اُس قوم میں۔ لازماً۔ کسی رسول کو مبعوث فرماتے ہیں۔ لیکن، میرے جِن بھائیوں کو اِس بات کا علم نہیں ھے، اُن کی اطلاع اور یاددھانی کے لئے اللہ تعالے کے پاک کلام کا یہ حوالہ پیش کر رھاہوں ۔

Statement from: Surah Bani-Israel Chapter 17: Verse 15 وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ﴿١٥﴾		
جالندہری [17:15]	طاہر القادری [17:15]	علامہ جوادی [17:15]
اور جب تک ہم پیغمبر نہ بھیج لیں عذاب نہیں دیا کرتے۔	اور ہم ہرگز عذاب دینے والے نہیں ہیں یہاں تک کہ ہم (اس قوم میں) کسی رسول کو بھیج لیں،	اور ہم تو اس وقت تک عذاب کرنے والے نہیں ہیں جب تک کہ کوئی رسول نہ بھیج دیں

میری پیاری قوم کے پیارے اور معزز لوگو! آپ سب کے دِل گواہی دے رہے ہیں ۔ کہ ہماری پاکستانی قوم پر۔ گزشتہ کئی سالوں سے۔ اللہ تعالے کا (بتدریج بڑھنے والا) عذاب نازل ہوا ھواھے۔ لیکن۔ شیطان، ہماری قوم کے اکثر لوگوں (اور علماء) کو اللہ تعالے کے بھیجے ہوئے اِس عذاب کو ۔ عذاب نہیں کہنے دیتا، کیونکہ شیطان کو فکر ھے کہ: اگر ہم نے موجودہ عذابِ الٰہی کو عذاب مان لیا ۔ تو پھر ہمیں پتہ چل جائے گا۔ یا۔ کم از کم یہ خیال پیدا ہو جائے گا کہ ۔ اِس عذاب کو نازل کرنے سے پہلے۔ اللہ تعالے نے ہماری قوم میں ۔ ضرور کسی نہ کسی رسول کو بھی بھیجا ھو گا ۔ اور ہماری قوم نے اللہ تعالے کے بھیجے ہوئے اُس (رسول) کو نہیں پہچانا ہو گا، کیونکہ عقیدہ ختمِ نبوت کی وجہ سے ہماری قوم نے ۔ اللہ تعالے کے اُس بھیجے ہوئے (رسول) کے بیانات اور دعوے ۔ پر توجہ، یقین یا تدبر۔ ہی نہیں کیا ہو گا ۔ شیطان ہرگز نہیں چاہتا کہ ہماری قوم۔ اللہ کے رسولوں کو مان کر۔ اللہ تعالے کی رحمتوں اور انعامات کی حقدار بن جائے۔ لہذا۔ وُہ نہیں چاہتا کہ ہماری قوم کے باشعور لوگ۔ موجودہ عذابِ الٰہی کو مان کر۔ یہ غورو خوض کرنے لگ جائیں کہ چونکہ عذابِ الٰہی پہنچ چکا ہوا ھے، لہذا : ہماری قوم میں، ہمیں میں سے، اِسی موجودہ زمانے میں ۔ اللہ تعالے کا کوئی رسول بھی ضرور مبعوث ہوا ہو گا ۔ اللہ تعالے کی بات۔ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا۔ غلط (جھوٹی) نہیں ہو سکتی ۔ چونکہ عذابِ الٰہی تو واقعی پہنچا ھوا ھے ۔ لہذا۔ رسول بھی واقعی مبعوث ہو چکا ہو گا ۔ شیطان کو خوب پتہ ھے کہ اگر ہماری قوم کے علماء اور باشعور لوگ ایسی باتیں سوچنے لگ گئے ۔ تو پھر ہماری قوم جان جائے گی۔ کہ نظریہ (عقیدہ) ختمِ نبوت تو اللہ تعالے کے فرمانوں کے عین متضاد ھے۔ شیطان ہماری قوم کو اپنے فریب میں مبتلا رکھنا چاہتا ھے۔ اِس لئے وُہ (شیطان) ہماری قوم پر، کئی سالوں سے لگاتار چھائے ہوئے۔ اِس عذابِ الٰہی کو۔ عذابِ الٰہی کہنے سے ۔ روکنے کی (منع کرنے کی) ہر ممکن کوشش کرتا رہتا ھے ۔

میری پیاری قوم کے پیارے لوگو! عذابِ الٰہی بھی۔ اللہ تعالے کی حقیقی آیت ھے، جیسے عام انسانوں کی زندگیوں میں ہونے والے، دوسرے کئی مشاھدات، اور واقعات۔ اللہ تعالے کی آیات ہیں۔ مثلاً۔ سورۃ یونس، آیت 6۔ سورۃ الشوریٰ، آیت 30۔ سورۃ الجاثیہ، آیت 3 تا آیت 6۔ اور کئی اور آیات میں، اللہ تعالے نے روزمرہ کے مشاھدات اور واقعات کو اپنی آیات قرار دیا ھے۔ اِس حقیقی آیتِ الٰہی (یعنی عذابِ الٰہی) کا انکار کرنا بھی۔ اُسی طرح۔ اللہ تعالے کی آیات کا انکار کرنا ھے، جِس طرح ۔ قرآن مجید میں لکھی ہوئی آیات ۔ کا انکار کرنا گناہ اور کُفر ھے ۔ میری قوم نے جب بھی، اِس حقیقی آیتِ الٰہی (یعنی عذابِ الٰہی) کو تسلیم کر لیا ۔ تو (اِنشاءاللہ) ہماری قوم کو خاتم النبیین کے معنوں کی صحیح تفہیم بھی ھو جائے گی ۔ اور ختمِ نبوت کے نظریے سے توبہ کرنے کی توفیق بھی مِل سکے گی ۔ تب ہی۔ اِس موجودہ عذاب سے نجات بھی مِل سکے گی۔ (اِنشاءاللہ تعالے)

میں اللہ تعالے کا ایک عاجز بندہ ۔ علیم و خبیر اور قادرِ مطلق اللہ تعالے کو گواہ بنا کر۔ آپ سب کے سامنے۔ بیان کرتا ہوں کہ اللہ تعالے نے مجھے اپنی پاک وحی کے ذریعہ سے یہ اطلاع (علم۔ تفہیم) عطا کی ھے کہ: میری قوم (پاکستانی) نے خاتم النبین کے معنے اِس طرح اُلٹ سمجھ لیے ہیں جِس طرح ۔ یومِ قیامت کے معنے اُلٹ سمجھے ہوئے ہیں۔ اِس یقنی وحیءِ الٰہی کے ساتھ ہی یہ تفہیم بھی نازل ہوئی تھی کہ حضرت محمد ﷺ کو خاتم النبیین کہنے سے۔ اللہ تعالے کا مقصد یہ بتلانا تھا کہ: محمد مصطفٰے ﷺ دُوسرے نبیوں کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ (گویا۔ مُہرِ صداقت لگانے والے ہیں) لیکن: کسی بھی معنوں میں، آخری نبی یا آخری رسول مقصد (مراد) نہیں ھے۔

اِس وحی سے پہلے بھی اور بعد میں بھی۔ اللہ تعالے نے قرآنِ مجید کی کئی آیات کی۔ عالیشان معرفت، حکمت اور تفصیلیں بھی میرے دِل پر نازل فرمائی ہیں۔ اللہ تعالے نے مجھے یقینی علم اور عرفان عطا فرمایا ھے کہ اللہ تعالے کے بھیجے ہوئے بندے (رسول) ۔ ہر قوم، ہر ملک، اور ہر مذھب میں آتے رھے ہیں اور آئندہ بھی (تا قیامت) آتے رہیں گے ۔ اللہ تعالے کے عطا کئے ہوئے۔ اِس نئے علم (فرقان) اور عرفان کی تائید میں ۔ قرآنِ مجید کی آیات کے حوالوں کے ساتھ۔ یقینی، مدلل، **ناقابلِ تردید ثبوت ملاحظہ فرمائیں** ۔

Surah Bani-Israel Chapter 17: Verse 58

وَإِن مِّن قَرۡيَةٍ إِلَّا نَحۡنُ مُهۡلِكُوهَا قَبۡلَ يَوۡمِ ٱلۡقِيَٰمَةِ أَوۡ مُعَذِّبُوهَا عَذَابٗا شَدِيدٗاۚ كَانَ ذَٰلِكَ فِي ٱلۡكِتَٰبِ مَسۡطُورٗا ﴿٥٨﴾

احمد علی [17:58]	ابوالاعلی مودودی [17:58]	احمد رضا خان [17:58]
اور ایسی کوئی بستی نہیں جسے ہم قیامت سے پہلے ہلاک نہ کریں یا اسے سخت عذاب نہ دیں یہ بات کتاب میں لکھی ہوئی ہے	اور کوئی بستی ایسی نہیں جسے ہم قیامت سے پہلے ہلاک نہ کریں یا سخت عذاب نہ دیں یہ نوشتہ الٰہی میں لکھا ہوا ہے	اور کوئی بستی نہیں مگر یہ کہ ہم اسے روزِ قیامت سے پہلے نیست کر دیں گے یا اسے سخت عذاب دیں گے یہ کتاب میں لکھا ہوا ہے،

میری پیاری قوم کے پیارے اور معزز لوگو! اللہ تبارک وتعالے کی یہ آیت (17:58) بھی آپ کے سامنے ھے۔ آیت کے تین ترجمے بھی آپ کے سامنے ہیں۔ کسی فرقے کے علماء کو۔ اختلاف نہیں ھے کہ۔ اِس آیت میں اللہ تعالے نے بیان فرمایا ھے کہ يَوْمِ الْقِيَامَةِ یعنی قیامت کے دِن سے پہلے پہلے۔ ہر ایک قریہ (کسی ایک قوم کے رھنے کی جگہ۔ شھر۔ بستی۔ مُلک) کو۔ یا تو ھلاک کر دیں گے یا پھر شدید عذاب دیں گے۔ ساتھ ہی مزید یقین دھانی کے لئے یہ بھی فرمایا کہ: یہ فیصلہ (فرمان) پہلے ہی نوشتہ الٰہی میں لکھا جاچکا ھے۔

اگر یہ کہا جائے کہ اللہ تعالے کا رسول ۔ تو۔ بس ایک ملک کی کسی بستی میں آئے گا ۔ اور اگر (جب)۔ اُس بستی یا ملک کے لوگوں نے اُس رسول کو ماننے سے انکار کر دیا ۔ تو اُس ایک قوم کے انکار (تکذیب) کی وجہ سے ، دُنیا کے دُوسرے ممالک جیسے۔ چین، جاپان، برازیل، ارجنٹائن، اور یورپین ملکوں کی تمام بستیاں ھلاک ہو جائیں گی۔ ایسا کہنا یا ایسا نظریہ رکھنا۔ اللہ تعالے پر بد گمانی کرنے اور بہتان لگانے کے مترادف ھے ۔ اللہ تعالے کا وعدہ ھے کہ : وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۔ یعنی، کسی ایک کا بوجھ کسی دوسرے پر نہیں ڈالتے لہذا ۔ کسی بھی رسول کی تکذیب کے جُرم میں صرف وہی بستیاں ھلاک ہونگی یا کی جائیں گی۔ جِن بستیوں میں اُس رسول نے اُس قوم کی زبان میں۔ اللہ تعالے کی آیات بیان کر دی ہوں گی ۔ ہر ایک قوم کے لئے۔ اُسی قوم اور اُسی لسانی زبان کا رسول بھیجنا ۔ ازل سے ہی۔ دستورِ الٰہی ھے ۔ اب ذرا۔ مندرجہ ذیل آیات کو بھی توجہ کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں۔

Surah Al-Qasas Chapter 28: Verse 59

وَ مَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۚ وَ مَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ ﴿٥٩﴾

احمد علی [28:59]	محمد حسین نجفی [28:59]	احمد رضاخان [28:59]
اور تیرا رب بستیوں کو ہلاک نہیں کیا کرتا جب تک ان کے بڑے شہر میں پیغمبر نہ بھیج لے جو انہیں ہماری آیتیں پڑھ کر سنائے اور ہم بستیوں کو ہلاک نہیں کیا کرتے مگر اس حالت میں کہ وہاں کے باشندے ظالم ہوں	اور آپ کا پروردگار بستیوں کو ہلاک کرنے والا نہیں ہے جب تک ان کے مرکزی مقام میں کوئی رسول نہ بھیج دے جو ہماری آیتوں کی تلاوت کرے اور ہم بستیوں کو ہلاک کرنے والے نہیں ہیں جب تک ان کے باشندے ظالم نہ ہوں۔	اور تمہارا رب شہروں کو ہلاک نہیں کرتا جب تک ان کے اصل مرجع میں رسول نہ بھیجے جو ان پر ہماری آیتیں پڑھے اور ہم شہروں کو ہلاک نہیں کرتے مگر جبکہ ان کے ساکن ستمگار ہوں

توجہ رکھیں کہ آیت (17:58) میں۔ روزِ قیامت سے پہلے ہر ایک بستی کے۔ یا ھلاک کرنے کا اعلان ھے یا پھر شدید عذاب کا اعلان ھے۔ اِس آیت میں اعلان ھے۔ کہ بستیوں کی ھلاکت سے پہلے رسول کا مبعوث ھونا یقینی بات ھے ۔ اب اپنے پیارے اللہ تعالے کی ایک اور آیت ملاحظہ فرمائیں۔

Surah Bani-Israel Chapter 17: Verse 15

مَّنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۗ وَمَا كُنَّا
مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ﴿١٥﴾

ابوالاعلیٰ مودودی [17:15]	طاہر القادری [17:15]	علامہ جوادی [17:15]
جو کوئی راہِ راست اختیار کرے اس کی راست روی اس کے اپنے ہی لیے مفید ہے، اور جو گمراہ ہو اس کی گمراہی کا وبال اُسی پر ہے کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا اور ہم عذاب دینے والے نہیں ہیں جب تک کہ (لوگوں کو حق وباطل کا فرق سمجھانے کے لیے) ایک پیغام بر نہ بھیج دیں	جو کوئی راہِ ہدایت اختیار کرتا ہے تو وہ اپنے فائدہ کے لئے ہدایت پر چلتا ہے اور جو شخص گمراہ ہوتا ہے تو اس کی گمراہی کا وبال (بھی) اسی پر ہے، اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے (کے گناہوں) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا، اور ہم ہرگز عذاب دینے والے نہیں ہیں یہاں تک کہ ہم (اس قوم میں) کسی رسول کو بھیج لیں،	جو شخص بھی ہدایت حاصل کرتا ہے وہ اپنے فائدہ کے لئے کرتا ہے اور جو گمراہی اختیار کرتا ہے وہ بھی اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور کوئی کسی کا بوجھ اٹھانے والا نہیں ہے اور ہم تو اس وقت تک عذاب کرنے والے نہیں ہیں جب تک کہ کوئی رسول نہ بھیج دیں

اِس آیت کے مطابق کسی بھی قسم کے عذاب سے پہلے رسول کا مبعوث ہونا۔لازمی اور یقینی ہو گیا ھے ۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ۔اردو زبان کے تین، تین ترجمے بھی آپ کے سامنے ہیں ۔ اِن تینوں آیات میں سے اللہ تعالےٰ کے تین بیان (فقرے،فرمان) آپ سب کے سامنے اکٹھے (ایک جگہ) کرکے دکھلا رھاہوں تاکہ آپ اللہ تعالےٰ کے تینوں بیانات پر بیک وقت (ساتھ ساتھ) تدبر اور غور کر سکیں ۔ ہماری قوم کے سب مذھبی فرقوں کے علماء متفق ہیں کہ مندرجہ ذیل تینوں بیان۔واقعی اللہ تعالےٰ کے فرمائے ہوئے عربی فقروں کا درست (ٹھیک) اردو ترجمہ ھے۔ ملاحظہ فرمائیں:

(1)۔ اور کوئی بستی ایسی نہیں جسے ہم یومِ قیامت سے پہلے پہلے ھلاک نہ کریں یا سخت عذاب نہ دیں۔

(2)۔ اور آپ کا پروردگار بستیوں کو ہلاک کرنے والا نہیں ہے جب تک ان کے مرکزی مقام میں کوئی رسول نہ بھیج دے۔

(3)۔ اور ہم ہرگز عذاب دینے والے نہیں ہیں یہاں تک کہ ہم (اس قوم میں) کسی رسول کو بھیج لیں۔

چونکہ ہر ایک بستی کو روزِ قیامت سے پہلے پہلے ھلاک کرنے یا عذاب دینے کے فیصلے والا بیان بھی سچا ھے ۔ اور ۔ اگلے دونوں بیان بھی سچے ہیں۔ لہٰذا۔ آج بھی پوری دُنیا میں ۔ جتنی بھی بستیاں موجود ہیں۔اُن سب بستیوں کیلئے۔اللہ تعالےٰ کا بیان نمبر 1۔ پورا ہونا لازمی ھے۔ ساتھ ہی ہمارے عالی و قار اللہ تعالےٰ کے۔ بیان نمبر 2۔اور۔3۔ بھی یقیناً سچے ہیں۔لہٰذا یہ دونوں بیان پورے ہونے بھی لازمی ہیں۔ اِن تینوں بیانات سے ثابت ہورھا ھے کہ:روزِ قیامت سے پہلے پہلے۔دُنیا کی تمام بستیوں کے مرکزی شہروں میں، اللہ تعالےٰ کے رسول مبعوث ہونے لازمی ہیں۔

اگر فرض کیا جائے کہ: حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کے بعد سے لیکر۔ روزِ قیامت تک۔ کوئی رسول مبعوث نہیں ہو گا۔ تو پھر۔ ہر ایک باشعور انسان کو۔ یا تو یہ اقرار کرنا پڑے گا کہ اللہ تعالے کا یہ بیان (نعوذ باللہ) غلط ھے کہ: (1)۔ کوئی بستی ایسی نہیں۔ جسے ہم یومِ قیامت سے پہلے پہلے ھلاک نہ کر دیں یا سخت عذاب نہ دیں۔ یا یہ اقرار کرنا پڑے گا، کہ اللہ تبارک وتعالے کے مندرجہ ذیل دو بیان، کہ: (2)۔ اور آپ کا پروردگار بستیوں کو ہلاک کرنے والا نہیں ہے جب تک ان کے مرکزی مقام میں کوئی رسول نہ بھیج دے۔ (3)۔ اور ہم ہرگز عذاب دینے والے نہیں ہیں یہاں تک کہ ہم (اس قوم میں) کسی رسول کو بھیج لیں۔ (نعوذ باللہ) جھوٹ ہیں یا غلط ہیں (نعوذ باللہ)۔

میری قوم کے پیارے لوگو! آپ سب جانتے ہیں۔ کہ اللہ تعالے کے کلام میں کوئی غلطی نہیں ہو سکتی۔ البتہ ہمارے سمجھنے میں غلطیاں ہو سکتی ھیں۔ جب اللہ تعالے کے پاک کلام میں۔ اور ہمارے عقیدے یا نظریات میں یقینی تضاد نظر آ جائے۔ تو اللہ تعالے کے کلام پر شک کرنے کی بجائے، ہمیں اپنے نظریات (عقائد) کو اللہ تعالے کے کلام کے مطابق کر لینا چاھیے۔

ہرگز ممکن نہیں ھے۔ کہ ہماری قوم میں مروجہ، نظریہ ختمِ نبوت درست ہو۔ کیونکہ اگر اللہ تعالے، رسولوں کو مبعوث نہ کریں، اور۔ قیامت کے دِن سے پہلے۔ بستیوں کو ھلاک کر دیں۔ تو پھر۔ بیان نمبر 2۔ اور 3۔ غلط ہو جائیں گے۔ اور اگر (فرض کریں کہ)۔ اللہ تعالے سب بستیوں کو ھلاک ہی نہیں کرتے یا عذاب نہیں دیتے۔۔ تو پھر۔ بیان نمبر 1۔ غلط ہو جائے گا۔

نظریہ ختمِ نبوت یقیناً غلط ھے۔۔ کیونکہ۔ اگر اِس نظریے کے مطابق۔ یہ کہا جائے کہ آئندہ قیامت تک اور کوئی رسول مبعوث نہیں ہو سکتے۔ تو پھر ہمیں تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ (نعوذ باللہ) اللہ تعالے کی اِن تین آیات (17:58) (28:59) (17:15) میں سے۔ کم از کم ایک آیت۔ لازماً غلط یا جھوٹی ثابت ہوتی ھے۔ مگر ہمیں یقین ھے کہ اللہ تعالے کی سب آیات پہلے بھی سچی (درست) تھیں اور آج بھی سچی (درست) ہیں اور چونکہ یہ نظریہ ختمِ نبوت۔ اللہ تعالے کی آیات کی سچائی کو ناممکن بنا دیتا ھے۔ لہٰذا۔ نظریہ ختمِ نبوت کا سچا ھونا، ناممکن ھے۔

اللہ تعالے سب پڑھنے والوں کو اپنے پاک کلام کی تفہیم عطا فرمائے۔ اور اپنے فضلوں اور رحمتوں کے وارث بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آپکا قومی بھائی۔۔۔۔ محمد اسلم چوہدری (صبغت اللہ)